دوسری صدی کے نصف دوم میں جب عقائد کی توجیہ عقلی اساس پر کی جانے لگی۔ اہل علم کی ایک جماعت ایسی بھی پیدا ہوئی جس نے عقائد و عقیدہ کی توجیہ عقل کی روشنی کے ساتھ ساتھ ہی ان فلسفیانہ رو منہ لات کی تردید بھی کی جو اصول و قوانین کے [illegible] کا، جو قرآن و حدیث کے مخالف تھے۔ اصطلاح میں یہ اہل علم متکلمین اسلام کہلاتے۔ اسلامی تصوف جو بجائے خود ظاہر و باطن میں یکسانیت کا نام تھا اسی دور میں اسے ایک باقاعدہ فن کی شکل دے دی گئی۔ اور تزکیہ نفس یا جمع ظاہر و باطن کے اصول و قوانین مرتب کیے گئے۔ صوفیہ کے مشہور بزرگوں میں اس دور میں حضرت اویس قرنی، حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت مالک بن دینار اور حضرت فضیل بن عیاض وغیرہ کے اسمائے گرامی آتے ہیں۔ صوفیہ کے اولین مراکز کوفے اور بصرے میں قائم ہوئے۔ اصطلاحی طور پر "صوفی" کے لفظ نے تقریباً آٹھویں صدی عیسوی کے اواخر سے رواج پایا۔ دائرۂ معارف اسلامیہ کے مطابق۔

"الصوفی کو لقب کے طور پر تاریخ میں پہلے پہل آٹھویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں کوفے کے ایک شیعہ کیمیا گر جابر بن حیان کے نام کے ساتھ، جو زہد میں ایک مسلک خاص رکھتا تھا، استعمال کیا گیا، نیز ایک نامور صوفی ابو ہاشم کوفی کے نام کے ساتھ۔ ۔ ۔ ۔
تقریباً اسی زمانے میں اس کا استعمال نیم شیعی مسلمانوں کی ایک جماعت صوفیہ کے لئے ہوا تھا، جو کوفے میں پیدا ہوئی، اور جس کا آخری امام عبدک الصوفی تھا۔ ۔ ۔ اور دو صدی بعد صوفیہ کی اصطلاح جملہ مسلمان متصوفین کے لئے اسی طرح استعمال ہونے لگی۔ جس طرح آج کل ہم صوفی اور تصوف کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ؎"